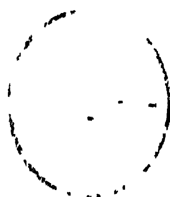
الدعاء والاستجابة



الفه

المفتقر الی الله الصمد السید احمد

در مطبع مفید عام آگره باهتمام منشی قادر علیخان صوفی طبع شد

سنه ۱۸۹۲ع

الدعاء والاستجابة

الفه

المفتقر الی اللہ الصمد السید احمد

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۲ء

الدعاء والاستجابة

الفہ

المفتقر الی اللہ الصمد السید احمد

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۲ء

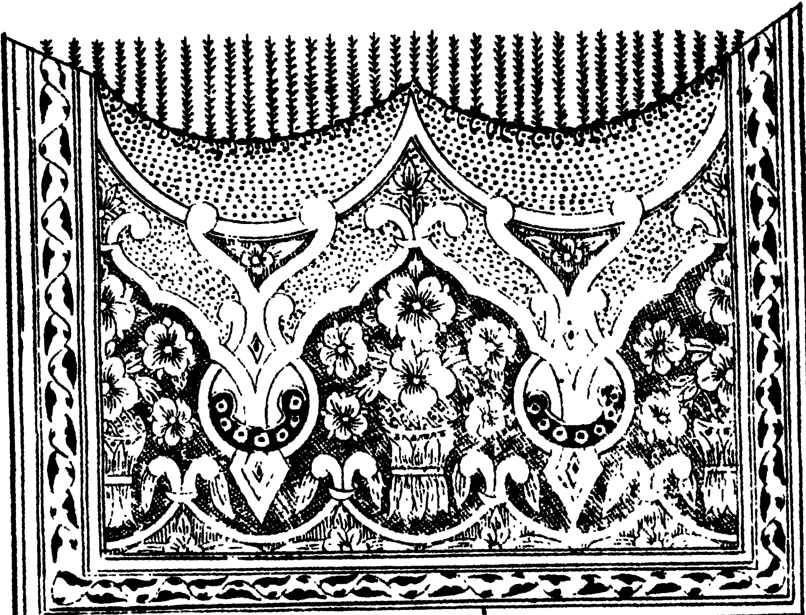
الدعاء والاستجابة

الفہ

المفتقر الی اللہ الصمد السیّد احمد

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۲ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدعاء والاستجابۃ

دعا اور ندا دو لفظ مرادف ہین اور اونکے لغوی معنی پکارنے کے ہین۔ حضرت زکریا کے حال مین ایک جگہہ خدا نے فرمایا وزکریا اذ نادی ربہ اور یہ کافی ثبوت اس بات کا ہی کہ دعا اور ندا دو مرادف لفظ ہین۔ خدا کو پکارنا اوسکی طرف متوجہ ہونا اور اوسکو حاضر سمجھنا اور اوسکے الہ اور معبود برحق ہونے کا اقرار کرنا ہی۔ پس جو شخص کہ اسطرح پر خدا کو پکارتا ہی خدا اوسکو قبول کرتا ہی قال اللہ تعالیٰ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (آیت ۶۲۔ المومن ۴۰) اور دوسری جگہہ فرمایا ہی وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (آیت ۱۸۲۔ البقر ۲)

غرض کہ لفظ دعا اور ندا مین بہ لحاظ اوسکے حقیقی معنی کے امر مسئول عنہ داخل نہین ہوتا
بلکہ وہ علٰحدہ بیان کیا جاتا ہے جیسے کہ ان دو آیتون مین ہے۔ پہلی آیت یہہ ہے
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ
سَمِيعُ الدُّعَاءِ (آیت ۳۳ - آل عمران ۳) اور دوسری آیت یہ ہے وَزَكَرِيَّا إِذْ
نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ (آیت ۸۹ - الانبیاء ۲۱)

بہت جگہہ قرآن مجید مین بغیر لفظ دعا کے سوال کیا گیا ہے اور حاجت چاہی
گئی ہے جیسے حضرت ابراہیم نے کہا رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ
حَلِيمٍ (آیت ۹۸ و ۹۹ - الصّافات ۳۷) اور سورۃ النمل مین جو یہہ آیت ہے أَمَّن
يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (آیت ۶۳ - النمل ۲۷) اس مین بھی لفظ
دعا اونہین معنون مین آیا ہے جو اور آیتون مین آیا ہے اور مسئول عنہ پر بولا نہین گیا
ہے بلکہ اوسکا مطلب یہہ ہے کہ اذا دعاہ بکذا وکذا۔

لیکن اگر خدا سے کچھہ مانگا جاوے اور سوال کیا جاوے تو اوس حالت مین
بھی خدا کی طرف متوجہ ہونا اور اوسکو معبود برحق سمجھنا لازم آتا ہے اور لفظ ندا لفظاً یا
معناً اوسپر مصدر ہوتا ہے اس لیے دعا کا لفظ مسئول عنہ پر بھی بولا جاتا ہے اور
لفظ دعا کے معنی الابتہال الی اللہ بالسّؤال کے ہوجاتے ہین یعنی عاجزی کے
ساتھہ خدا سے کچھہ مانگنے کے اور یہی سبب ہے کہ دعا کو بمعنی اول لو یا بمعنی
ثانی عبادت کہا گیا ہے۔ چنانچہ اس آیت مین وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (آیت ۶۲ — المومن ۴۰) عبادت کا لفظ مرادف دعا کے آیا ہے اس لیے کہ شروع آیت مین ادعونی کا لفظ ہے تو اوسکی مناسبت سے یستکبرون کے بعد عن دعائی آتا مگر وہان عن عبادتی آیا ہے جو کافی ثبوت ہے کہ دعا اور عبادت مرادف لفظ ہین —

اسی آیت کے مطابق دو حدیثین مشکواۃ شریف مین موجود ہین پہلی حدیث یہہ ہے عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدعاء هو العبادة ثم قراء وقال ربکم ادعونی استجب لکم رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجه — دوسری حدیث یہہ ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء مخ العبادة رواہ الترمذی —

باقی رہی استجابت دعا اگر استجابت دعا کے معنی اوس سوال کا پورا کر دینے کے قرار دیے جاوین تو اوس مین دو مشکلین پیش آتی ہین — اول یہ کہ ہزارون دعائین نہایت عاجزی اور اضطرار سے کی جاتی ہین مگر سوال پورا نہین ہوتا جسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ دعا قبول نہین ہوئی حالانکہ خدا نے استجابت دعا کا وعدہ کیا ہے دوسرے یہہ کہ جو امور ہونے والے ہین وہ مقدر ہین یعنی علم الٰہی مین ہین اور جو نہین ہونے والے ہین وہ بھی علم الٰہی مین ہین — اون مقدرات کے برخلاف ہرگز نہین ہو سکتا پس اگر استجابت دعا کے معنی سوال کا پورا ہونا قرار دیے جاوین تو خدا کا یہ وعدہ

کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ان سوالون پر جنکا ہونا مقدر نہین ہے کسی طرح صادق نہین آسکتا۔

تقدیر کی دو قسمین مبرم اور معلق قرار دینا بچون کی باتین ہین اور اسسے کوئی فائدہ مترتب نہین ہوتا کیونکہ جسکو تقدیر معلق قرار دیا جاتا ہے وہ بھی بمنزلہ اوسی کے ہوجاتی ہے جسکو تقدیر مبرم کہا جاتا ہے۔ معہذا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا وعدہ عام ہے اور اوس مین کوئی چیز اور کوئی شخص مُستثنٰے نہین ہے اور جبکہ یہہ ثابت ہے کہ حصول سوال منحصر مقدر پر ہے تو استجابت دعا جسکا وعدہ خدا نے کیا ہے وہ اَور کوئی معنی رکھتا ہے۔

ہان اس مین شبہہ نہین کہ بعض امور جنکا ہونا مقدر مین ہے اور اونکے لیے بھی دعا مانگی جاتی ہے وہ حاصل ہوجاتے ہین اور اونپر استجابت کا مجازًا اطلاق کیا جاسکتا ہے جیسے کہ اس آیت مین ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ قَالَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ فَنَادَتْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًا بِکَلِمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ (آیت ۳۳-۳۴ - آل عمران ۳) اور جیسے کہ اس آیت مین ہے وَزَکَرِیَّآ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَوَھَبْنَا لَہٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَہٗ زَوْجَہٗ اِنَّھُمْ کَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَھَبًا وَکَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ (آیت ۸۹-۹۰ الانبیاء)

حضرت زکریا کے بیٹا پیدا ہونے کو مجازاً استجابت دعا کہا جاوے کیونکہ بیٹا ہونا مقدر مین تھا وہ ضرور ہوتا تھا۔ اسیطرح حضرت ابراہیم کی اس دعا کی نسبت رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ (آیت ۹۸-۹۹ الصّٰفٰت ۳۷) مجازاً استجابت دعا کہا جاتا ہے کیونکہ بیٹا ہونا مقدرات مین سے تھا۔

اور جبکہ یہہ بات محقق ہوی کہ دعا عبادت ہے جو دل سے اور خضوع و خشوع سے ہو اوسکے قبول کرنے کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے اور وہ کبھی نامقبول نہین ہوتی تو استجابت دعا کی ٹھیک مراد عبادت کے قبول کرنے اور انسان کے دل مین جو حالت کہ صدق دل سے عبادت کرنے مین پیدا ہوتی ہے اوسکے پیدا ہونے کی ہوی۔ وھذا ما وعد الله وان الله لا یخلف المیعاد

قال الله تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (آیت ۱۲۱- التوبۃ ۹) وقال فَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (آیت ۱۱۷ ھود ۱۱) اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ (آیت ۱۹۳- آل عمران ۳)

جو معنی استجابت دعا کے مین نے بیان کیے اوسکے مناسب مشکوۃ مین ایک حدیث ہے عن ابی سعید الخدری ان النبی صلے الله علیه وسلم قال ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیها اثم ولا قطیعه رحم الا اعطاہ الله بها احدی ۔ ثلث اما ان یعجل له دعوته واما ان یدخرها له فی الاخرۃ واما ان یصرف عنه من السوء مثلها قالوا اذا نکثر قال الله اکثر رواہ

احمد قولہ اما ان یعجل لہ اسکا یہی مطلب ہے کہ اگر وہ امر مقدر ہے
تو وہ ہو جاویگا و قولہ اما ان یدخرھا فی الآخرۃ یہہ اونہی امور پر اشارہ
ہے جو مقدر نہین ہین اور دعا کے عبادت ہونے کے سبب اوسکا ثواب
آخرۃ مین ملیگا و ھذا ھو قولہ تعالی ادعونی استجب لکم و قولہ اما
ان یصرف عنہ من السوء کما قال اللہ و یکشف السوء اس سے یہی
مراد ہے کہ وہ دعا اوس قوت کو تحریک کرنی والی ہوتی ہے جس سے اوس رنج
و مصیبت و اضطرار مین جو مطلب نہ حاصل ہونے سے ہوتا ہی تسکین دیتی ہے
اور جبکہ دعا دل سے اور اپنے تمام فطرتی قوا کو متوجہ کرکے کی جاتی ہے اور خدا
کی عظمت اور بے انتہا قدرت کا خیال اپنے دل مین جمایا جاتا ہے تو وہ قوت
تحریک مین آتی ہے اور اون تمام قوتون پر جنسے اضطرار پیدا ہوا ہے اور اوس
مصیبت کا رنج برانگیختہ ہوا ہے اون سب پر غالب ہو جاتی ہے اور انسان کو صبر
و استقلال پیدا ہو جاتا ہے اور ایسی کیفیت کا دل مین پیدا ہونا لازمہ عبادت ہے
اور یہی دعا کا مستجاب ہونا ہے —

انسان کی فطرت مین یہہ بات داخل ہے کہ جب اوسپر کوئی مصیبت آتی ہے
اور اوسکے دل کو اضطرار ہوتا ہے تو وہ کسیکی طرف استمداد اور استعانت کے
لیے رجوع کرتا ہے اگر وہ امر ایسا ہو کہ کوئی انسان اوسکی مدد کر سکتا ہے تو وہ انسان
کی طرف رجوع کرتا ہے اور اگر وہ امر کسی انسان کی مدد سے بالاتر ہے تو کسی

ایسی ہستی سے امداد چاہتا ہے جو اوسکے نزدیک اوس امر مین مدد کر سکتی ہے
مگر خدا نے ہمکو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کی تعلیم دی ہے اور اوسکا لازمہ
یہہ ہے کہ ہم کسی امر مین سواے خدا کے اور کسی سے مدد نہ چاہین۔ وہ امر
کیسا ہی بڑا یا کیسا ہی چھوٹا ہو۔

مشکوٰۃ مین یہہ حدیث حضرت انس سے مروی ہے قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم لیسال احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی یسال
شسع نعلہ اذا انقطع یعنی ہر شخص اپنی تمام حاجتین خدا ہی سے مانگے یہانتک
کہ اگر اوسکی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو اوسکو بھی خدا سے مانگے۔ پس دعا سے
مقصد یہہ ہے کہ ہر حال مین بندے کو خدا سے تعلق اور ہر امر مین اوسکی طرف
رجوع رہے نہ کسی غیر کی طرف۔

جو لوگ کہ حقیقت دعا سے اور جو حکمت اوسمین ہے اوس سے ناواقف ہین وہ کہہ سکتے
ہین کہ جب یہہ امر مسلم ہے کہ جو مقدر نہین ہے وہ نہین ہونیکا تو دعا سے کیا فائدہ
ہے۔ مگر اوس مین چند نا سمجھیان ہین۔ اول تو یہہ معلوم نہین کہ وہ مقدر ہے
یا نہین۔ دوسرے یہ کہ وہ ایسا کہنے مین فطرت انسانی کو بھول جاتے ہین کہ
انسان کی فطرت مین یہہ امر داخل ہے کہ حالت اضطرار مین یا حصول مطلب کے لیے
دوسرے سے استمداد کی خواہش رکھتا ہے بلا خیال اسکے کہ وہ ہوگا یا نہین
اور انسان کی یہہ فطرت اوس سے جدا نہین ہو سکتی اور بمقتضاے اوسکی فطرت کے

اوسکو کہا گیا ہے کہ خدا ہی سے مانگو جو مانگو۔ واللہ یعلم انہا مقدرام
لا فان لم یکن مقدرا یعطیک ثوابہا و یدخرھا لک فی الاخرۃ فاما
فی الدنیا یصرف عنک من السوء مثلہا۔ فانظر ما تفعل فی امور دنیاک
انت تسعی بکمال جھد و ابتھال فی حصولھا و تعلم انھا لا تحصل ان
لم یکن مقدرا فاف لک ان قصرت فی الدعاء الی اللہ مع ان اللہ عزوجل
وعدک احدی ثلث اما ان یعجل لک دعوتک و اما ان یدخرھا لک
فی الاخرۃ و اما ان یصرف عنک من السوء مثلھا و لھذا قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یسال اللہ یغضب علیہ رواہ ابو ھریرۃ
(مشکوٰۃ)

وھذہ دعائی الی اللہ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (ایت ۱۲۱
البقر ۲)

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا
مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (ایت ۱۲۲۔ البقر ۲)
رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (ایت ۱۹۶۔ البقرۃ)
رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (ایت ۱۹۷ البقر)
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا

وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (اٰیت ۲۸۶ البقرۃ ۲)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (اٰیت ۶ - اٰل عمران ۳)

رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اٰیت ۱۴ - اٰل عمران ۳)

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (اٰیت ۴۶ اٰل عمران ۳) -

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (اٰیت ۱۴۱ - اٰل عمران ۳)

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اٰیت ۱۸۸ - اٰل عمران ۳)

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا -
رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (اٰیت ۱۹۹ - ۱۹۱ اٰل عمران ۳)

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (اٰیت ۱۹۲ - اٰل عمران ۳) -

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (اٰیت ۸۶ - المائدہ ۵)

رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً

مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (آیت ۱۱۴ - المائدہ ۵)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آیت ۲۳ اعراف ۷)-

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (آیت ۴۷ - الاعراف ۷)

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ (آیت ۸۹ اعراف ۷)

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ (آیت ۱۲۶ - الاعراف ۷)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (آیت ۸۵ - یونس ۱۰)

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (آیت ۱۰ - کہف ۱۸)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (آیت ۱۰۹ - المومنون ۲۳)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (آیت ۷۴ - فرقان ۲۵)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (آیت ۱۰ - الحشر ۵۹)

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ - (آیت ۴ الممتحنۃ ۶۰)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ - (آیت ۵ - الممتحنہ ۶۰)

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (آیت ۸ - التحریم ۶۶)

تمت